

برما اور عالمی حالات

اپنا طرز زندگی درست کیجیے

افادات

حضرت اقدس مفتی احمد صاحب خاں پوری دامت برکاتہم العالیہ



ناشر

دارالاحمد ریسرچ انسٹیٹیوٹ

سودا گرواڑہ، سورت۔ (گجرات)

بر ما اور عالمی حالات اپنا طرز زندگی درست کیجیے

افادات

حضرت اقدس مفتی احمد صاحب خاں پوری دامت برکاتہم العالیہ

مؤرخہ ۲۵ ذوالحجہ ۱۴۳۸ھ مطابق ۱۶ ستمبر ۲۰۱۷ء شب یکشنبہ

بمقام: مسجد انوار، نشاط سوسائٹی، سورت۔

ناشر

دارالاحمد ریسرچ انسٹیٹیوٹ

سوداگرواڑہ، سورت۔ (گجرات)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

گزشتہ یک شنبہ کی شب میں حسب معمول حضرت الاستاذ مرشدی مفتی احمد صاحب خانپوری دام
مجدہم کا درس حدیث سورت کی مسجد انوار میں ہوا۔ اس دوران بغیر کسی پیشگی تیاری یا اعلان کے برما وغیرہ عالمی
حالات کے تناظر میں حضرت والا نے ایک انتہائی اہم جامع مختصر مضمون ارشاد فرمایا۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ
باتیں کہلوائی گئیں۔ اسی وقت داعیہ پیدا ہوا کہ اسے عام کر دیا جائے تاکہ ہر فرد امت تک پہنچے۔ درس کے بعد بڑی
رفت آمیز دعا فرمائی، وہ بھی شامل کرنے کو جی چاہا۔

الحمد للہ عزیزم مولوی داود میمن اور مولوی عبید نیار سلیمہ نے اسے جلدی سے لکھ دیا۔ فجزاھما
اللہ خیرا وبارک فی علومھما وأعمالھما اب اسے حضرت کی اجازت و شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا
ہوں۔ اور اس توفیق و سعادت پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں۔

ناظرین سے باادب التماس ہے کہ اسے مکمل پڑھیں، پوری توجہ و انہماک سے پڑھیں، عمل
کریں اور عام کریں۔ اپنی اپنی مقامی زبانوں میں اس کا ترجمہ کروا کر زیادہ سے زیادہ پھیلانیں۔
فجزاکم اللہ خیرا۔

طاہر سورتی

۶ محرم الحرام ۱۴۳۹ھ

۲۰۱۷/۹/۲۷

الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره ونؤمن به ونتوكل عليه ونعوذ
بالله من شرور أنفسنا ومن سيئات أعمالنا. من يهده الله فلا مضل له ومن
يضلله فلا هادي له ونشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له ونشهد أن سيدنا
ومولانا محمدا عبده ورسوله صلى الله تعالى عليه وعلى آله وأصحابه أجمعين.
أما بعد!

حدثنا عمر بن حفص حدثنا أبي حدثنا الأعمش حدثني شقيق سمعت
عبد الله رضي الله عنه قال: قال النبي ﷺ أول ما يقضي بين الناس بالدماء.
حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ قیامت کے دن سب سے پہلے بندوں کے
درمیان ناحق خون کا فیصلہ ہوگا۔ حساب تو سب سے پہلے نماز کا لیا جائے گا، لیکن رزلٹ سب سے پہلے ناحق
خون کا ظاہر کیا جائے گا۔

آپ ﷺ نے سب سے معافی مانگی:

آدمی کو بندوں کے حقوق کے سلسلہ میں بہت زیادہ محتاط اور چوکنا رہنے کی ضرورت ہے۔ کسی کا
جانی، مالی حق ہمارے ہاتھوں ضائع نہ ہو، اس کی بھرپور کوشش کرنی چاہیے۔ حضور اکرم ﷺ نے مرض الوفات
میں اس کی بڑی تاکید فرمائی ہے۔ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ نبی کریم
ﷺ کی خدمت میں آپ کی آخری بیماری میں حاضر ہوا، تو آپ کو شقیقہ (یعنی آدھے سر کا درد) تھا۔ جب سر کا درد
ہوتا ہے تو آدمی سر پر کھینچ کر پٹی باندھتا ہے، جس سے درد میں راحت ہوتی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے بھی اپنے سر
مبارک پر پٹی بندھوائی تھی۔ چنانچہ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ اسی زمانہ میں، میں حضور کی
خدمت میں حاضر ہوا آپ لیٹے ہوئے تھے، اور آپ کے سر مبارک پر پٹی بندھی ہوئی تھی۔ مجھے حضور ﷺ نے
فرمایا: اے فضل! اس پٹی کو ذرا کس دو! میں نے آپ کے ارشاد کے مطابق اس کو کس دیا۔ پھر آپ ﷺ میرے
کندھے کا سہارا لے کر بیٹھے، پھر آپ نے فرمایا: مجھے مسجد میں لے جاؤ۔ چنانچہ آپ کو مسجد میں لے گیا،
آپ نے فرمایا: مجھے منبر پر بٹھاؤ، آپ کو منبر پر بٹھایا۔ پھر آپ نے فرمایا: لوگوں کو بلاؤ! میں گیا، اور لوگوں کو

جمع کیا۔ چنانچہ سب جمع ہو گئے، پوری مسجد بھر گئی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں بھی ایک انسان ہوں، میں نے تم میں سے کسی کی عزت کو پامال کیا ہو، یا کسی کو مارا ہو، یا کسی کا کوئی مالی حق مجھ پر ہو تو وہ یہاں آ کر وصول کر لے۔ ایک شخص نے اٹھ کر کہا کہ میرے تین درہم ہیں، حضور ﷺ نے کہا: میں تم کو جھٹلانے کے طور پر نہیں، بلکہ ویسے ہی پوچھتا ہوں کہ کیسے؟ اس نے کہا: ایک مرتبہ ایک سائل آیا تھا، آپ نے مجھ سے فرمایا تھا کہ اسے کچھ دے دو، میں آپ کو بعد میں ادا کر دوں گا، وہ باقی ہیں۔ حضور ﷺ نے حضرت فضل سے کہا: ان کے تین درہم ادا کروادو۔ بقیہ حاضرین سے معافی مانگی۔

پھر حضور ﷺ حضرت عائشہؓ کے مکان پر تشریف لے گئے، اور وہاں مدینہ کی تمام عورتوں کو جمع کیا ان سے بھی اسی طرح فرمایا، چنانچہ وفات سے قبل یہ دونوں کام آپ نے کیے، اس کے بعد آپ کا انتقال ہوا۔ تو نبی کریم ﷺ نے اپنی اس علوشان کے باوجود اتنا اہتمام فرمایا تو ہمیں حقوق کی ادائیگی کا اور زیادہ اہتمام کرنا چاہیے۔

بندوں کے حقوق کا مسئلہ بڑا ٹیڑھا ہے:

ہمارے بزرگوں کے یہاں بھی حقوق کی ادائیگی کا اہتمام رہا، حضرت تھانویؒ نے وفات سے قبل ”العذر والذکر“ کے نام سے ایک تحریر جاری کی تھی۔ اور اس میں اپنے تمام متعلقین کو مخاطب کر کے لکھا تھا کہ کسی کا کوئی جانی یا مالی حق ہو تو وہ وصول کر لے۔ لہذا اس کا اہتمام ہونا چاہیے، بندوں کے حقوق کا مسئلہ بڑا ٹیڑھا ہے۔

حقوق اللہ تورات کی تنہائیوں میں اور اندھیروں میں دو آنسو بہا دینے سے اللہ تعالیٰ معاف کر دیں گے، وہ بڑے بے نیاز ہیں۔ لیکن بندوں کا حق جب تک بندہ معاف نہ کرے، تب تک اللہ تعالیٰ اسے معاف نہیں فرمائیں گے۔ لہذا اس سلسلہ میں جو بھی حقوق ہوں مثلاً: جانی، مالی، کسی پر تہمت لگائی ہے، کسی کو گالی دی ہے، کسی کی غیبت کی ہے، کسی کو تکلیف پہنچائی ہے۔

آج کل ہمارے یہاں گھروں میں علمۂ زیا دتیاں ہوتی ہیں، ساس کی طرف سے بہوپر۔ اور جہاں بہوؤں کا زور چلتا ہے، وہاں اس کی طرف سے زیا دتیاں ہوتی ہیں، بڑا چھوٹے پر، چھوٹا بڑے پر، جہاں جس کو جیسا موقع ملتا ہے، وہ زیا دتی کرتا ہے۔ ان تمام چیزوں سے بہت زیادہ اپنے آپ کو بچانے کی ضرورت ہے۔

جان لو! سمجھ لو!

حضرت ابوسعود انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں اپنے غلام کی پٹائی کر رہا تھا۔ آج کل تو غلام رہے ہی نہیں، بہت بہت تو نوکر ہوتے ہیں۔ تو پیچھے سے آواز آئی اعلم ابامسعود! اعلم ابامسعود! (اے ابوسعود! ذرا جان لو! سمجھ لو!) پیچھے مڑ کر دیکھا تو نبی کریم ﷺ تھے، آپ نے فرمایا: **لَکَ افْذَرٌ عَلَیْکَ مِنْکَ عَلَیْہِ** (تم کو اپنے اس غلام پر جتنی قدرت ہے، اللہ تعالیٰ کو تم پر اس سے زیادہ قدرت ہے) حضرت ابوسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں سن کر لرز گیا، اور میں نے کہا: حضور! یہ آزاد ہے۔ تو حضور ﷺ نے فرمایا: اگر تم آزاد نہ کرتے تو لَفَّحْتُکَ النَّارُ (جہنم کی آگ تم کو چھو لیتی) اپنے غلام کی پٹائی پر یہ سزا ہے۔ آج ان حقوق کی کوتاہیاں حد سے زیادہ ہو گئی ہیں، مالی کوتاہیاں بھی، جانی کوتاہیاں بھی، عزت و آبرو پر بھی حملے کیے جا رہے ہیں۔ اس لیے خوب ضرورت ہے کہ بندوں کے حقوق کی ادائیگی کا اہتمام کیا جائے۔

کوئی دفاع کرنے والا نہیں:

آج کل ہم سن رہے ہیں کہ دنیا کے مختلف حصوں میں مسلمان مصائب کا شکار ہیں، مسلمانوں کے ساتھ زیادتیاں کی جا رہی ہیں، کوئی بولنے والا نہیں، کوئی دفاع کرنے والا نہیں، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تمام اسلامی حکومتوں میں بھی دم باقی نہیں رہا، اگر کسی یہودی کو دنیا میں ذرا سی تکلیف ہوئی ہو، تو پورے عالم میں شور مچ جاتا ہے۔

المؤمنون کجسد واحد:

اس وقت برما کے حالات بھی ہم سنتے ہیں، ہم وہاں پہنچ تو نہیں سکتے لیکن روزانہ ان کے لیے دعاؤں کا اہتمام کریں۔ اللہ کے رسول ﷺ کے امتی ہونے کے ناطے ان کا ہم پر حق ہے، اور اگر مالی مدد پہنچانے کا صحیح طریقہ ہو، تو وہ بھی پہنچائی جاسکتی ہے۔ دیگر جگہوں کے لوگ بھی مصائب کا شکار ہیں، جیسے بہار، آسام وغیرہ میں جو سیلاب زدگان ہیں، وہ بالکل ختم ہو گئے، ان کے مکانات بہہ گئے، سامان بہہ گیا، آسمان وزمین کے بیچ میں ہیں، لہذا ہم جتنی مدد پہنچا سکتے ہیں، اس میں کوتاہی نہ کریں۔ حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ اہل ایمان کا حال ایک دوسرے کے حق میں آپس میں مہربانی اور اچھا سلوک کرنے میں ایسا ہے جیسا ایک جسم کا جسم کے اندر کسی ایک عضو

میں تکلیف ہوتی ہے تو پورا جسم بیدار رہے گا۔ جیسا کہ کان میں درد ہوا تو پورا جسم بخار میں مبتلا ہو جائے گا، دوسرے اعضا یہ نہیں سوچتے کہ یہ تو کان کا درد ہے، ہمیں اس سے کچھ لینا دینا نہیں، چناں چہ کان کا درد ہے، ہاتھ بھی بے چین ہے، آنکھیں بھی رو رہی ہیں، پورا جسم بخار میں مبتلا ہے۔ اہل ایمان کے آپسی تعلقات اسی نوع کے ہیں۔ اس لیے دعاؤں کا اہتمام کریں۔

فاعتبروا یا اولی الأبصار!

اور مومن کی شان یہ ہونی چاہیے کہ ہر چیز کو عبرت کی نگاہ سے دیکھے، تماثانی بن کر نہ دیکھے۔ اور اپنے متعلق مطمئن نہ رہیں، ہم بھی بارود کے ڈھیر پر ہی بیٹھے ہیں، ملک کے جو حالات ہیں، ان کے متعلق یقینی بات نہیں کہی جاسکتی۔ اس لیے اللہ کی طرف رجوع، توبہ اور استغفار کا اہتمام ہو۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت بخاری شریف میں منقول ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: واللہ انی لاستغفر اللہ واتوب الیہ فی البوم اکثر من سبعین مرة۔ (اللہ کی قسم! میں ایک ایک دن میں اللہ کے حضور ۷۰ سے زیادہ مرتبہ استغفار کرتا ہوں) ایک اور روایت میں ۱۰۰ کا تذکرہ ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی معصومیت اور بے گناہی کے باوجود اس کا اہتمام فرمائیں، تو ہمیں تو اس کا اہتمام بدرجہ اولیٰ کرنا چاہیے۔

اجتماعی استغفار کا اہتمام:

استغفار اللہ کے عذاب کو دور کرنے والا ہے۔ وماکان اللہ ليعذبہم وانت فیہم۔ و ماکان اللہ معذبہم و ہم یستغفرون۔ اے نبی! آپ جب تک ان کے درمیان موجود ہیں، اللہ کا عذاب نہیں آئے گا۔ اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے۔ اور جب تک یہ لوگ اللہ سے اجتماعی طور پر مغفرت چاہتے رہیں گے وہاں تک اللہ کا عذاب نہیں آئے گا۔ لہذا ضرورت ہے کہ اجتماعی طور پر توبہ و استغفار کا اہتمام کیا جائے۔ اور آپسی حقوق کے سلسلہ میں جو کوتاہیاں ہو رہی ہیں، کوئی کسی کی زمین دبا کر بیٹھ گیا ہے، کوئی کسی کے پیسے لے کر بیٹھ گیا ہے، کوئی کسی کی عزت و آبرو کے درپے ہے۔ یہ سب عام مصیبتیں ہیں، یہ تمام شکلیں بڑی خطرناک ہیں اللہ کے غضب کو دعوت دینے والی ہیں۔ اس لیے ان تمام چیزوں سے توبہ اور استغفار کیا جائے، یہی ایک علاج ہے۔ اور یہ اللہ کے بندے دنیا میں جہاں جہاں بھی مصائب کا شکار ہیں ان کے لیے بھی دعاؤں کا اہتمام کیا جائے۔

دعاء

سبحانک اللہم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالیٰ جددک ولا إله غیرک، اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
وبارک علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آل سیدنا ومولانا محمد کما تحب وترضی بعدد ماتحب
وترضی. ربنا ظلمنا أنفسنا وإن لم تغفر لنا وترحمنا لنكونن من الخاسرین. ربنا اتنا فی الدنیا حسنة
وفی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار. اللّٰهُمَّ اغفر لنا ذنوبنا کلها دقها وجلها علانيتها وسرها أولها
وأخرها ظاهرها وباطنها. اللّٰهُمَّ إنا نتوب إلیک من المعاصی کلها لا نرجع إلیها أبدا. اللّٰهُمَّ مغفرتک
أوسع من ذنوبنا ورحمتک أرجی عندنا من أعمالنا. اللّٰهُمَّ إنا نکتب العفو فاعف عنا یا کریم!

اے اللہ! تو ہمارے گناہوں کو معاف فرما، ہماری خطاؤں سے درگزر فرما، گنہگار ہیں، خطا کار ہیں،
اے اللہ! اپنی اس زندگی میں ہم نے بہت گناہ کیے ہیں، اے اللہ! معاف کر دے، تو معاف کرنے والا ہے،
تجھے معافی بہت پسند ہے، اے اللہ! اگر تو نے ہماری مغفرت نہیں فرمائی ہمارا کوئی ٹھکانہ نہیں رہے گا، مولا!
معاف کر دے، مولا! معاف کر دے، مولا! معاف کر دے، اے مولا! تجھے معافی بہت پسند ہے، بندے جب
تجھ سے اپنے گناہوں کی مغفرت چاہتے ہیں خوش ہو کر تو فرشتوں سے کہتا ہے کہ یہ بندہ جانتا ہے کہ اس
کے گناہوں کو میرے علاوہ کوئی معاف نہیں کر سکتا، یقیناً اے اللہ! ہمارے گناہوں کو آپ ہی معاف کر سکتے
ہیں، ہماری مغفرت فرما، ہمارے والدین کی مغفرت فرما، ہمارے اہل و عیال کی مغفرت فرما، ہمارے بھائی
بہن، ہماری اولاد در اولاد کی مغفرت فرما، ہمارے اعزہ اور اقارب کی مغفرت فرما، ہمارے اساتذہ اور مشائخ کی
مغفرت فرما، ہمارے دوست اور احباب، ہمارے محسنین و متعلقین، ہمارے مخلصین و محبین کی مغفرت فرما،
جنہوں نے ہم سے دعاؤں کے لیے، کہا، جو ہم سے دعاؤں کی توقع اور امید رکھے ہوئے ہیں، اے اللہ! ان کی
مغفرت فرما، تمام مومنین و مومنات، مسلمین و مسلمات، پوری امت محمدیہ کی مغفرت فرما، اے اللہ! تو ہمارے
چھوٹے اور بڑے، ظاہر اور پوشیدہ، اگلے اور پچھلے سارے گناہوں کو معاف فرما، اے اللہ! پوری امت کی مغفرت
فرما۔

تیرے حبیب کی یہ امت مصائب کا شکار ہے اے اللہ! ذلت و رسوائی کے گھڑے میں جا چکی ہے،
اے اللہ! اے اللہ! ہمارے گناہوں کی نحوست سے کیا کیا ہو رہا ہے، اے اللہ! اپنے فضل کا معاملہ فرما دے، اے

اللہ! اپنے فضل کا معاملہ فرمادے، اے اللہ! ارکان کے، اے اللہ! روہنگیا مسلمانوں کی بھرپور نصرت فرما، ان مظلوم مسلمانوں کی حمایت فرما، اے اللہ! بدھسٹ ظالموں کے ہاتھ کو ظلم سے روک دے، اے اللہ! ان کو ہدایت دے دے، اور اگر ہدایت مقدر نہیں ہے تو ان کے وجود سے زمین کو پاک فرما، اپنے فضل کا معاملہ فرما! اے اللہ! اپنے فضل کا معاملہ فرما، اے اللہ! ہم سب کی زندگیوں میں خوشگوار انقلاب پیدا فرما، اے اللہ! ہر چھوٹی بڑی معصیت سے بچنے کی، ہم کو توفیق عطا فرما آپسی حقوق کی ادائیگی کا ہم کو اہتمام نصیب فرما، آپس کی حق تلفیوں سے پوری پوری حفاظت فرما، اے اللہ! اپنی زندگی کے ان سارے معاملات کو موت سے پہلے پہلے درست کر لینے کی، ہم سب کو توفیق عطا فرما، اے اللہ! ہم سب کو ہر چھوٹی بڑی معصیت سے پاک صاف فرما دے، پوری امت کے حال پر رحم فرما، پوری امت کی بگڑی بنا دے، اے اللہ! تیرا کچھ بگڑے گا نہیں، ہمارا کام بن جائے گا، تیرے حبیب خوش ہو جائیں گے، اے اللہ! اپنے فضل کا معاملہ فرما، اے اللہ! اس امت کی رہنمائی فرما، دستگیری فرما، مشکل کشائی فرما، اپنے فضل کا معاملہ فرمادے، اے اللہ! اے اللہ! تیرے جو بندے اس امت کی ہر قسم کی خیر کے لیے کوششیں کرتے ہیں، اے اللہ! ان کوششوں میں برکت ڈال دے، اپنے فضل کا معاملہ فرمادے، اے اللہ! اپنے فضل کا معاملہ فرمادے، ہم سب سے راضی ہو جا، اپنی رضامندی والی زندگی گزارنے کی اے اللہ! تو ہمیں توفیق وسعدت عطا فرما، ہمارے بیماروں کو صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرما، مقرضوں کے قرضوں کی ادائیگی کی شکلیں صورتیں پیدا فرما، پریشان حالوں کی پریشانیوں کو دور فرما، حاجت مندوں کی حاجتیں پوری فرما، قید و بند میں محبوسوں کو رہائی نصیب فرما، مقدمات میں ماخوذوں کو بری فرما، جو جس مصیبت میں گرفتار ہے، اے اللہ! اس سے نجات عطا فرما، اے اللہ! تیرے حبیب پاک ﷺ کا امتی جہاں کہیں بھی ہو، اس کے ایمان و اسلام کی، جان و مال کی، عزت و آبرو کی، اہل و عیال، تجارت و زراعت و کاروبار کی، ہر چیز کی پوری پوری حفاظت فرما، پورے عالم میں امت محمدیہ جہاں کہیں مظلومیت کا شکار ہے اس کی بھرپور نصرت فرما، اے اللہ! اس ملک میں امن و امان کی فضائیں قائم فرما، امن و امان کی فضائیں قائم فرما، یہاں رہنے والی بسنے والی قوموں میں آپس میں محبت، رواداری، ایک دوسرے کے ساتھ حسن سلوک کو عام فرمادے، اے اللہ! جو لوگ ان کے درمیان میں بغض و عداوت ڈال کر کے اپنے ناروا مقاصد کو حاصل کرنا چاہتے ہیں ان کی سازشوں کو ناکام کر دے، اے اللہ! ہندو تو کے علمبرداروں کی ساری سازشوں کو ناکام کر دے، ان

پر الٹ دے، اپنے فضل کا معاملہ فرما دے، اپنے فضل کا معاملہ فرما دے، اپنے فضل کا معاملہ فرما دے
 اے اللہ! تیرے حبیب پاک ﷺ نے جتنی خیر و بھلائی تجھ سے مانگی ہمیں اور پوری امت کو عطا فرما،
 اور جن شر و برائیوں سے پناہ چاہی ان سے ہماری اور پوری امت کی حفاظت فرما، اور اے اللہ! یہاں
 موجود اس مجلس میں شریک، تیرے بندوں کی جائز اور نیک مرادیں پوری فرما۔ ربنا تقبل منا انك انت
 السميع العليم، وتب علينا انك انت التواب الرحيم، وصلى الله تعالى على سيدنا ومولانا محمد
 وعلى اله واصحابه اجمعين، برحمتك يا ارحم الراحمين.

درخواست از مرتب:

محترم حضرات! ماشاء اللہ آپ نے پورا بیان پڑھ لیا، یقیناً آپ کا دل نرم ہوا، طبیعت آمادہ عمل
 ہوئی، اب یہاں سہولت کے لیے کرنے اور چھوڑنے کے کاموں کی ایک فہرست دیتے ہیں، جس پر عمل کرنا
 ذرا بھی مشکل نہیں۔ ان شاء اللہ۔

کرنے کے کام:

(۱) پانچ وقت کی نماز باجماعت پابندی سے مسجد میں ادا کریں۔

(۲) روزانہ صبح ہی صبح پون پارہ قرآن کی تلاوت کر لیں۔

(۳) روزانہ اپنی سہولت کا کوئی وقت مقرر کر کے تین سو مرتبہ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَ

لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ پڑھیں۔

(۴) جمعرات کے غروب سے لے کر جمعہ کے غروب تک میں تین سو مرتبہ درود شریف وَ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيَّ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ پڑھ لیں۔

(۵) جمعرات کے غروب سے جمعہ کے غروب تک میں ایک مرتبہ سورہ کہف کی تلاوت ضرور

کر لیں، کہ فتنوں سے حفاظت میں بہت مفید ہے۔

(۶) روزانہ رات کو سونے سے قبل سچی پکی توبہ کر لیں۔

نہ کرنے کے کام:

(۱) بد نظری، پرانی عورت یا امر دڑ کے کو بالکل نہ دیکھیں۔

(۲) زبان کا غلط استعمال، یعنی کسی کی غیبت، چغلی، جھوٹ اور بہتان سے سخت پرہیز کریں۔

(۳) بدگمانی، گانا، میوزک، ڈانس وغیرہ ہرگز دیکھیں، نہ سنیں۔

(۴) حرام مال (سود، رشوت، چوری، خیانت وغیرہ) سے سخت اجتناب کریں۔

بندوں کے ہر طرح کے حقوق جلد از جلد ادا کر دیں، یا معاف کرا لیں۔